# قرآن اور پیغمبرؐ

www.KitaboSunnat.com

سید ابوالاعلیٰ مودودی

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ تعمیر انسانیت
اردو بازار ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

# قرآن اور پیغمبر

سید ابوالاعلیٰ مودودی

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ تعمیر انسانیت
اردو بازار۔ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# ضابطہ

جملہ حقوق محفوظ

طابع ——— محمد سعید اللہ صدیق بن شیخ محمد قمر الدین مرحوم

ناشر ——— مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور

مطبع ——— زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور

طبع ——— اوّل ۱۹۸۷ء

تعداد ——— ایک ہزار

قیمت ——— ۳/۷۵ روپے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# قرآن اور پیغمبر

## قرآن اپنے لانے والے کو کس رنگ میں پیش کرتا ہے!

دنیا میں انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لیے ہمیشہ ایسے پاک نفوس پیدا ہوتے رہے ہیں جنہوں نے اپنی زبان اور اپنے عمل سے اس کو حق و صداقت کا سیدھا راستہ دکھایا ہے۔ لیکن انسان اکثر ان کے اس احسان کا بدلہ ظلم ہی کی شکل میں دیتا رہا ہے۔ ان پر ظلم صرف ان کے مخالفوں ہی نے نہیں کیا کہ ان کے پیغام سے بے رخی برتی، ان کی صداقت سے انکار کیا، ان کی دعوت کو رد کیا اور ان کو تکلیفیں دے کر راہ حق سے پھیرنے کی کوشش کی، بلکہ ان پر ظلم ان کے عقیدت مندوں نے بھی کیا کہ اُن کے بعد اُن کی تعلیمات کو مسخ کیا، اُن کی ہدایتوں کو بدل ڈالا، ان کی کتابوں میں تحریف کی، اور خود ان کی شخصیتوں کو اپنی عجائب پسندی کا کھلونا بنا کر الوہیت اور خدائی کا رنگ دے دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پہلی قسم کا ظلم تو ان نفوسِ قدسیہ کی زندگی تک یا حد سے حد اس کے چند سال بعد تک ہی محدود رہا مگر یہ دوسری قسم کا ظلم ان کے بعد صدیوں تک ہوتا رہا۔ اور بہت سے بزرگوں کے ساتھ آج تک ہوئے جا رہا ہے۔

دنیا میں آج تک جتنے داعیانِ حق مبعوث ہوئے ہیں سب نے اپنی زندگی ان جھوٹے خداؤں کی خدائی ختم کرنے میں صرف کی ہے جنہیں انسان نے خدائے واحد کو چھوڑ کر اپنا خدا بنا لیا تھا۔ لیکن ہمیشہ یہی ہوتا رہا کہ ان کے بعد ان کے پیروؤں نے جاہلانہ عقیدت کی بنا پر خود ان ہی کو خدا یا خدائی میں خدا کا شریک بنا لیا۔ اور وہ بھی ان بتوں میں شامل کر لیے گئے جنہیں توڑنے میں انہوں نے اپنی تمام عمر کی محنتیں صرف کر دی تھیں۔

دراصل انسان اپنے آپ سے کچھ ایسا بدگمان ہے کہ اسے انسانیت میں قدسی و ملکوتی صفات کے امکان اور وجود کا بہت کم یقین آتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو محض کمزوریوں اور پستیوں ہی کا مجموعہ سمجھتا ہے۔ اس کا ذہن اس حقیقتِ کبریٰ کے علم و اذعان سے عموماً خالی رہتا ہے کہ اس کے جسدِ خاکی میں حق جل مجدہٗ نے وہ قوتیں بھی ودیعت کی ہیں جو اس کو بشر ہونے اور بشری صفات سے متصف رہنے کے باوجود عالمِ پاک میں ملائکہ مقربین سے بھی بلند درجہ تک پہنچا سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب کبھی اس دنیا میں کسی انسان نے اپنے آپ کو خدا کے نمائندے کی حیثیت سے پیش کیا ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے ہم جنسوں نے پہلے تو یہ دیکھ کر کہ یہ تو ہماری ہی طرح گوشت پوست کا انسان ہے، اسے خدارسیدہ ماننے سے صاف انکار کر دیا اور جب بالآخر اس کی ذات میں غیر معمولی محاسن کا جلوہ دیکھ کر سر عقیدت سے جھکایا تو پھر کہا کہ جو ہستی ایسی غیر معمولی خوبیوں کی مالک ہو وہ ہرگز بشر نہیں ہو سکتی۔ پھر کسی گروہ نے اس کو خدا بنایا، کسی نے حلول کا عقیدہ ایجاد کر کے یقین کر لیا کہ خدا نے اس کی شکل میں ظہور کیا تھا، کسی نے اس کے اندر خدائی صفات اور خداوندانہ اختیارات کا گمان کیا۔ اور کسی نے حکم لگا دیا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یَصِفُوْنَ۔

دنیا کے کسی پیشوائے دین کی زندگی کو لے لو تم دیکھو گے کہ اس کی ذات پر سب سے زیادہ ظلم خود اس کے معتقدین ہی نے کیا ہے۔ انہوں نے اس پر اپنے تخیلات و اوہام کے اتنے پردے ڈال دیے ہیں کہ اس کی شکل و صورت دیکھنا بالکل محال ہو گیا ہے صرف یہی نہیں کہ ان کی معرف کتابوں سے یہ معلوم کرنا مشکل ہو گیا ہے کہ اس کی اصلی تعلیم کیا تھی بلکہ ہم ان سے یہ بھی معلوم نہیں کر سکتے کہ وہ خود اصل میں کیا تھا۔ اس کی پیدائش میں اعجوبگی، اس کی طفولیت میں اعجوبگی، اس کی جوانی اور بڑھاپے میں اعجوبگی، اس کی زندگی کی ہر ہر بات میں اعجوبگی اور اس کی موت تک میں اعجوبگی، غرض ابتدا سے لے کر انتہا تک وہ افسانہ ہی افسانہ نظر آتا ہے اور اس کو اس شکل میں پیش کیا جاتا ہے کہ گویا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وہ خود خدا تھا یا خدا کا بیٹا تھا، یا خدا اس میں حلول کر گیا تھا یا کم از کم وہ ایک خدائی میں کسی حد تک شریک وسہیم تھا۔

مثال کے طور پر گوتم بدھ کو دیکھو۔ بودھ مذہب کے نہایت گہرے مطالعہ سے صرف اتنا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس اولوالعزم انسان نے برہمنیت کے بہت سے نقائص کی اصلاح کی تھی، اور خصوصیت کے ساتھ ان بے شمار ہستیوں کی خدائی کا بطلان کیا تھا جن کو اس عہد کے لوگوں نے اپنا معبود بنا لیا تھا، مگر اس کے انتقال کو پوری ایک صدی بھی نہ گذری تھی کہ ویسالی کی کونسل میں اس کے پیروؤں نے اس کی تمام تعلیمات کو بدل ڈالا۔ اصل سوتروں کے بجائے نئے سوتر بنا لیے اور اصول اور فروع میں اپنے اہواء اور افکار کے مطابق جس طرح چاہا تصرف کر ڈالا۔ ایک طرف انھوں نے بودھ کے نام سے اپنے مذہب کے ایسے عقائد مقرر کیے جن میں خدا کا سرے سے کوئی وجود ہی نہ تھا۔ اور دوسری طرف بودھ کو عقل کل، مدار کائنات اور ایک ایسی ہستی قرار دے لیا جو ہر عہد میں دنیا کی اصلاح کے لیے بودھ بن کر آیا کرتی ہے۔ اس کی پیدائش، زندگی اور گذشتہ و آئندہ جنموں کے متعلق ایسے ایسے عجیب افسانے بنا لیے جن کو پڑھ کر پروفیسر ولسن جیسے محققین حیران ہو کر یہ کہہ اٹھتے ہیں کہ تاریخ میں فی الواقع بودھ کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ تین چار صدی کے اندر ان افسانوں نے بودھ میں الوہیت کا رنگ پیدا کر دیا اور کنشک کے زمانہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بودھ مت کے اعیان وائمہ کی ایک بہت بڑی کونسل نے (جو کشمیر میں منعقد ہوئی تھی) فیصلہ کر لیا کہ بودھ دراصل خدا کا مادی ظہور تھا ۔ یا بالفاظِ دیگر خدا اس کے جسم میں حلول کر گیا تھا۔

یہی سلوک رام چندر جی کے ساتھ ہوا، رامائن کے مطالعہ سے صاف مترشح ہوتا ہے کہ راجہ رام چندر جی محض ایک انسان تھے۔ نیک دلی، انصاف، شجاعت، فیاضی، تواضع، حلم اور ایثار میں کمال کا مرتبہ تو انہیں ضرور حاصل تھا مگر الوہیت کا شائبہ تک ان میں نہ تھا۔ لیکن بشریت اور ان اعلیٰ صفات کا اجتماع ایک ایسا معمہ ثابت ہوا کہ اہلِ ہند کی عقل اس کو حل نہ کر سکی چنانچہ رام چندر جی کی وفات پر ایک زمانہ گذرنے کے بعد یہ عقیدہ تسلیم کر لیا گیا کہ ان کے اندر وشنو نے حلول کیا تھا، اور وہ ان ہستیوں میں سے ایک تھے جن کی شکل میں وشنو جی سنسار کی اصلاح کے لیے باوقاتِ مختلف ظہور کرتے رہے ہیں۔

سری کرشن اس معاملہ میں ان دونوں سے زیادہ مظلوم ہیں۔ بھگوت گیتا تحریف و تنسیخ کے کئی عملوں سے نکل کر جس شکل میں ہم تک پہنچی ہے اس کے عمیق مطالعہ سے کم از کم اتنا معلوم ہوتا ہے کہ کرشن جی ایک موحد تھے اور انہوں نے ہستیٔ باری تعالیٰ کے ہمہ گیر، قادرِ مطلق اور شدید القویٰ ہونے کا وعظ کہا تھا، لیکن مہابھارت، وشنو پران، بھاگوت پران وغیرہ کتابیں اور خود گیتا ان کو اس طرح پیش کرتی ہیں کہ ایک طرف وہ وشنو[1] کے جسمانی مظہر، خالقِ موجودات

(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور مدبر کائنات نظر آتے ہیں اور دوسری طرف ایسی کمزوریاں اُن کی طرف منسوب ہیں کہ انھیں خدا تو خدا پاکیزہ اخلاق کا انسان بھی تسلیم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ گیتا میں کرشن جی کے یہ اقوال ہمیں ملتے ہیں:۔

اس دنیا کا ماں باپ سہارا اور بابا میں ہی ہوں۔ جو کچھ پاکیزہ یا کچھ جاننے کے قابل ہے وہ سب اور اونکار[2] رگ وید، سام وید، یجر وید بھی میں ہی ہوں۔ سب کا پالنے والا، مالک، گواہ، جائے قیام، جائے پناہ، دوست، باعث پیدائش، باعث خاتمہ، باعث قیام، خزانہ اور پیدائش کا لازوال بیج میں ہی ہوں۔ اے ارجن! میں گرمی دیتا ہوں، میں پانی روکتا ہوں، میں برساتا ہوں، میں امرت ہوں اور موت ست اور است[3] بھی میں ہی ہوں۔" (۹: ۱۷، ۱۹)

---

[1] وشنو ہندوؤں کے موجودہ عقائد کے مطابق کائنات کی پرورش کرنے والے خدا یا دیوتا کا نام ہے۔ غالباً اصل میں یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا تصور تھا، جسے بعد میں ایک مستقل شخصیت قرار دے لیا گیا۔

[2] واحد کارگذار۔

[3] یعنی سچ اور جھوٹ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تمام دیوتا گن[۱] اور مہرشی[۲] میری پیدائش کو نہیں
جانتے۔ کیونکہ سب دیوتاؤں اور مہرشیوں کی ابتدا بہر حال
مجھ ہی سے ہے۔ جو شخص یہ جانتا ہے کہ میں دپرتھوی[۳] وغیرہ)
سب لوکوں[۴] کا بڑا ایشور ہوں اور میرا جنم یعنی آغاز نہیں
ہے۔ وہی انسانوں میں موہ[۵] سے آزاد ہو کر سب پاپوں سے چھوٹ
جاتا ہے۔" (۱۰ : ۲-۳)

ہے گڑاکیش[۶]، سب جانداروں میں رہنے والی آتما[۷] میں
ہوں۔ سب جانداروں کا آغاز، وسط اور انجام بھی میں ہوں۔
بارہ آدیتوں میں وشنو[۸] میں ہوں تیجسوؤں[۹] میں کرنوں کی
مالا والا سورج، مرتوں میں مریچی[۱۰] اور نکھشتروں میں
چندرما[۱۱] میں ہوں۔" (۱۰ : ۲-۲۱)

---

[۱] یعنی دیوتا لوگ [۲] یعنی اولیا [۳] زمین [۴] لوک یعنی عالم، جہان [۵] یعنی رگاؤ دنیا کی محبّت [۶] یعنی اے گندھے ہوئے بالوں والے' مراد ارجن ہے۔
[۷] یعنی تمام جانداروں کی روح [۸] ہندوؤں کے تمام دیوتاؤں میں سے ۱۲ دیوتا سب سے بڑے ہیں جن کو آدینہ کہتے ہیں اور وشنو ان میں سب سے بڑا دیوتا ہے۔ یہ بارہ آدینہ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق ادیتی کے بیٹے تھے [۹] تیجسوی یعنی نیتر [۱۰] ہندوؤں کی اصطلاح میں مرّت ان اہم دیوتاؤں کا نام ہے جو ہوا کا انتظام کرتے ہیں اور ان کے سردار کا نام مریچی ہے [۱۱] یعنی تاروں میں چاند۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایسا کوئی متحرک یا ساکن جاندار نہیں جو مجھ سے باہر ہو۔
میں صرف اپنے ایک ہی حصہ سے اس تمام جگت میں پھیلا
ہوا ہوں۔" (۱۰: ۲۹-۴۲)

ہے پانڈو! جو شخص اس بدھی[1] کے ساتھ کرم کرتا[2] ہے
کہ یہ سب کرم میرے یعنی پرمیشور کے ہیں۔ جو میرا بھروسہ رکھ کر
اور سب تعلقات چھوڑ کر سب جانداروں کے بارے میں نرویر
(عداوت سے مبرا) ہے۔ وہ میرا بھگت مجھ میں مل جاتا ہے۔"
(۱۱: ۵۵)

میں سب جانداروں کا مالک ہوں اور پیدائش سے
بالاتر ہوں۔ اگرچہ میرے آتم سروپ[3] میں کبھی تغیر نہیں ہوتا،
مگر پھر بھی اپنی پرکرتی (خاصیت) میں قائم ہو کر اپنی مایا[4]
سے جنم لیا کرتا ہوں۔ ہے بھارت[5]! جب دھرم کا تنزل ہوتا
ہے اور آدھرم کا زور پھیل جاتا ہے، تب میں خود ہی جنم لیا
کرتا ہوں۔ نیکوں کی حفاظت اور بروں کا ناش کرنے کے لیے

---

[1] بدھی یعنی شعور [2] یعنی فعل، کام [3] یعنی میری ذات میں کبھی تغیر نہیں
ہوتا۔ [4] مایا یعنی قدرت یا تدبیر [5] بھارت یعنی نیک۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور یگ[1] میں دھرم قائم کرنے کے لیے میں جنم لیا کرتا

ہوں۔" (۶۱۴-۸)

ان اقوال میں صاف طور پر گیتا کے کرشن نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہے[2]۔ مگر دوسری طرف بھاگوت پران انہی کرشن جی کو اس شکل میں پیش کرتی ہے کہ وہ نہاتے میں گوپیوں کے کپڑے چھپا لیتے ہیں، ان سے لطف اندوز ہونے کے لیے اتنے ہی جسم پیدا کر لیتے ہیں، جتنی گوپیاں تھیں اور جب شک رشی سے راجہ پرکشت پوچھتا ہے کہ "خدا تو اوتار کی شکل میں اس لیے ظاہر ہوتا ہے کہ سچا دھرم پھیلائے۔ پھر یہ کیسا خدا ہے کہ دھرم کے تمام اصول کے خلاف دوسروں کی عورتوں سے ناجائز تعلقات رکھتا ہے؟ تو رشی کو یہ اعتراض رفع کرنے کے لیے اس حیلہ کے دامن میں پناہ لینی پڑتی ہے

---

[1] یگ یعنی زمانہ۔

[2] اگر گیتا خود اس بات کی مدعی ہوتی کہ وہ خدا کی کتاب ہے اور کرشن اس کے پیش کرنے والے نبی ہیں تو مندرجہ بالا اقوال بیشتر خدا کے قرار پا سکتے تھے اور کرشن کی طرف خدائی کا دعویٰ منسوب نہ ہوتا۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ کتاب خود اپنے آپ کو کرشن کے اچھے اپدیش کی حیثیت سے پیش کرتی ہے۔ پوری گیتا میں کہیں کوئی اشارہ تک بھی اس بات کی طرف نہیں ہے کہ وہ کلام الٰہی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خود دیوتا بھی بعض اوقات نیکی کی راہ سے ہٹ جاتے ہیں۔ مگر ان کے گناہ ان کی ذات پر اسی طرح اثر نہیں کرتے جس طرح آگ تمام چیزوں کو جلانے کے باوجود مورد الزام نہیں ہوسکتی۔

کوئی سلیم العقل آدمی یہ باور نہیں کرسکتا کہ کسی بلند پایہ معلّم دین کی زندگی ایسی ناپاک ہوسکتی ہے اور نہ وہ یہی تصور کرسکتا ہے کہ کسی سچے مذہبی پیشوا نے فی الحقیقت اپنے آپ کو انسانوں کے اور کائنات کے رب کی حیثیت سے پیش کیا ہوگا۔ لیکن قرآن اور بائیبل کے متقابل مطالعہ سے یہ حقیقت واضح طور پر ہمارے سامنے روشن ہوجاتی ہے کہ قوموں نے اپنے ذہنی انحطاط اور اخلاقی زوال کے دور میں کس طرح دنیا کے پاکیزہ ترین انسانوں کی سیرتوں کو ایک طرف گندی سے گندی شکل میں ڈالا ہے تاکہ خود اپنی کمزوریوں کے لیے وجہ جواز پیدا کریں۔ اور دوسری طرف ان کی شخصیتوں کے گرد کیسے کیسے وہمی افسانے جمع کردیے ہیں۔ اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ یہی سب کچھ کرشن جی کے ساتھ بھی ہوا ہوگا۔ اور ان کی اصل تعلیم اور اصل شخصیت اس سے بالکل مختلف ہوگی جیسی ہندوؤں کی مذہبی کتابیں اسے پیش کرتی ہیں۔

جن بزرگوں کی نبوت معلوم و مسلم ہے ان میں سب سے بڑھ کر ظلم سیدنا عیسٰی علیہ السلام پر کیا گیا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ ویسے ہی ایک انسان تھے جیسے سب انسان ہوا کرتے ہیں۔ بشریت کی تمام خصوصیتیں ان میں بھی اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



موجود تھیں جس طرح ہر انسان میں ہوتی ہیں۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکمت اور نبوت اور اعجاز کی قوتیں عطا فرما کر ایک بگڑی ہوئی قوم کی اصلاح کے لیے مامور فرمایا تھا لیکن اوّل تو ان کی قوم نے ان کو جھٹلایا اور پورے تین سال بھی ان کے وجود مسعود کو برداشت نہ کر سکی۔ یہاں تک کہ عین عالم شباب میں انہیں قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا، پھر جب وہ ان کے بعد ان کی عظمت کی قائل ہوئی تو اس قدر حد سے تجاوز کر گئی کہ ان کو خدا کا بیٹا بلکہ عین خدا بنا دیا، اور یہ عقیدہ ان کی طرف منسوب کیا کہ خدا مسیح کی شکل میں اس لیے نمودار ہوا تھا کہ صلیب پر چڑھ کر انسان کے گناہوں کا کفارہ ادا کرے۔ کیونکہ انسان فطرۃً گناہ گار تھا اور خود اپنے عمل سے اپنے لیے نجات حاصل نہ کر سکتا تھا۔ معاذ اللہ! ایک نبی صادق اپنے پروردگار پر اتنا بڑا بہتان کس طرح اٹھا سکتا تھا۔ مگر اس کے معتقدوں نے جوش عقیدت میں اس پر یہ بہتان اٹھایا اور اس کی تعلیمات میں اپنی ہوائے نفس کے مطابق اتنی تحریف کی کہ آج دنیا کی کسی کتاب میں (سوائے قرآن کے) مسیح کی اصلی تعلیم اور خود ان کی حقیقت کا نشان نہیں ملتا۔ بائیبل کے عہد جدید میں جو کتابیں اناجیل اربعہ کے نام سے موجود ہیں، انہیں اٹھا کر دیکھ جاؤ، سب حلول، ابنیّت اور عینیت کے فاسد تخیلات سے آلودہ ہیں کہیں حضرت مریمؑ کو بشارت ہوتی ہے کہ تیرا بچہ خدا کا بیٹا کہلائے گا (لوقا ۱: ۳۵) کہیں خدا کی روح کبوتر کے مانند یسوع پر اتر کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آتی ہے اور پکار کر کہتی ہے کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ (متی ۱۶: ۱۷) کہیں مسیح خود کہتا ہے کہ میں خدا کا بیٹا ہوں اور تم مجھ کو قادرِ مطلق کے دہنی جانب بیٹھے دیکھو گے۔ (مرقس ۱۴-۶۲) کہیں روزِ جزا میں خدا کے بجائے مسیح کو تختِ جلال پر بٹھایا جاتا ہے اور وہ جزا و سزا کے فرمان نافذ کرتا ہے (متی ۲۵: ۳۱-۴۶) کہیں مسیح کے منہ سے کہلوایا جاتا ہے کہ باپ مجھ میں ہے اور میں باپ میں ہوں۔" (یوحنا ۱۰-۳۸) کہیں اس راست گو انسان کی زبان سے یہ غلط الفاظ نکلوائے جاتے ہیں کہ میں خدا میں سے نکل آیا ہوں۔ (یوحنا ۸: ۴۲) کہیں اس کو اور خدا کو بالکل ایک کر دیا جاتا ہے۔ اور اس کی طرف یہ قول منسوب کیا جاتا ہے کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے باپ کو دیکھا، اور" باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔ (یوحنا ۱۴: ۹-۱۰) کہیں خدا کی تمام چیزیں مسیح کی طرف منتقل کر دی جاتی ہیں۔ یوحنا ۳: ۳۵) اور خدا اپنی خدائی کا سارا کاروبار مسیح کے سپرد کر دیتا ہے۔ (یوحنا ۵: ۲۰-۲۲)

ان مختلف قوموں نے اپنے پیشواؤں اور ہادیوں پر جتنے بہتان و افتراء کے ردّے چڑھائے ہیں ان کی اصل وجہ وہی غلو ہے جس کا ہم نے ابتداء میں ذکر کیا ہے، پھر اس خرابی کو جس چیز سے سب سے زیادہ مدد ملی وہ یہ تھی کہ ان بزرگوں کے بعد اکثر حالات میں تو ان کی ہدایات اور تعلیمات کو تحریری شکل میں قلم بند ہی کیا گیا۔ اس لیے تھوڑا زمانہ گذرنے کے بعد اس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اتنی آمیزش اور تحریف و ترمیم ہوگئی کہ اصل وجعل میں امتیاز کرنا محال ہوگیا۔ اس طرح کسی واضح ہدایت کے موجود نہ ہونے کا نتیجہ یہ ہوا کہ جتنا جتنا زمانہ گزرتا گیا حقیقت پر اوہام غالب آتے گئے اور چند صدیوں میں ساری حقیقت گم ہوگئی۔ صرف افسانے ہی افسانے باقی رہ گئے۔

دنیا کے تمام ہادیوں میں یہ خصوصیت صرف محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے کہ آپ کی تعلیم اور آپ کی شخصیت ۱۳ صدیوں سے بالکل اپنے حقیقی رنگ میں محفوظ ہے اور خدا کے فضل سے کچھ ایسا انتظام ہوگیا ہے کہ اب اس کا بدلنا غیر ممکن ہے۔ انسان کی اوہام پرستی اور اعجوبہ پسندی سے بعید نہ تھا کہ وہ اس برگزیدہ ہستی کو بھی جو کمال کے سب سے اعلیٰ درجہ پر پہنچ چکی تھی، افسانہ بنا کر الوہیت سے کسی نہ کسی طرح متصف کر ڈالتی، اور پیروی کے بجائے محض ایک تحیر و استعجاب اور عبادت و پرستش کا موضوع بنا لیتی لیکن اللہ تم کو بعثت انبیاء کے آخری مرحلہ میں ایک ایسا ہادی و رہنما بھیجنا منظور تھا جس کی ذات انسان کے لیے دائمی نمونۂ عمل اور عالمگیر سرچشمۂ ہدایت ہو اس لیے اس نے محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو اس ظلم سے محفوظ رکھا، جو جاہل معتقدوں کے ہاتھوں دوسرے انبیاء اور ہادیانِ اقوام کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ اوّل تو آپ کے صحابہ و تابعین اور بعد کے محدثین نے پچھلی امتوں کے برعکس اپنے نبی کی سیرت کو محفوظ رکھنے کا خود ہی غیر معمولی اہتمام کیا ہے جس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بدولت ہم آپ کی شخصیت کو ساڑھے تیرہ سو برس گذر جانے پر بھی آج تقریباً اتنے ہی قریب سے دیکھ سکتے ہیں، جتنے قریب سے خود آپ کے عہد کے لوگ دیکھ سکتے تھے لیکن اگر کتابوں کا وہ تمام ذخیرہ دنیا سے مٹ جائے جو ائمۂ اسلام نے سالہاسال کی محنتوں سے مہیا کیا ہے، حدیث و سیرؔ کا ایک ورق بھی دنیا میں نہ رہے جس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا کچھ حال معلوم ہوسکتا ہو اور صرف کتاب اللہ (قرآن) ہی باقی رہ جائے تب بھی ہم اس کتاب سے ان تمام بنیادی سوالات کا جواب حاصل کرسکتے ہیں جو اس کے لانے والے کے متعلق ایک طالب علم کے ذہن میں پیدا ہو سکتے ہیں۔

آئیے اب ہم دیکھیں کہ قرآن اپنے لانے والے کو کس رنگ میں پیش کرتا ہے۔

۱۔ قرآن مجید نے رسالت کے معاملے میں سب سے پہلے جس مسئلہ کو انتہائی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے وہ رسول کی بشریت ہے۔ نزول قرآن سے پہلے صدیوں کے معتقدات نے یہ ایک طے شدہ مسئلہ بنا دیا تھا کہ انسان کبھی اللہ کا رسول اور نائب نہیں بن سکتا۔ دنیا کی اصلاح کے لیے جب کبھی ضرورت ہوتی ہے خدا خود ہی انسان کی صورت میں ظاہر ہوا کرتا ہے، یا کسی فرشتے اور دیوتا کو بھیج دیتا ہے اور یہ کہ جتنے بزرگ دنیا میں اصلاح کے لیے آئے ہیں وہ سب کے سب فوق البشر ہستی تھے اس عقیدے نے انسان میں اتنی گہری جڑیں پکڑ لی تھیں کہ جب کبھی اللہ کا کوئی نیک بندہ لوگوں کو اللہ کا کوئی پیغام پہنچانے کے لیے آتا تو سب

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پہلے لوگ حیرت سے پوچھتے تھے کہ یہ کیسا نبی ہے جو ہماری طرح کھاتا پیتا ہوتا اور چلتا پھرتا ہے؟ یہ کیسا پیغمبر ہے کہ ہماری طرح تمام عوارض اس کو بھی لاحق ہوتے ہیں؟ بیمار ہوتا ہے، تکلیف اور راحت میں مبتلا ہوتا ہے، اور رنج و مسرت سے متاثر ہوا کرتا ہے۔ اگر اللہ کو ہماری ہدایت مقصود ہوتی تو وہ ہم جیسا ایک کمزور انسان کیوں بھیجتا؟ کیا خدا خود نہیں آ سکتا تھا؟ یہ سوالات ہر نبی کی بعثت پر پیدا ہوتے تھے اور ان ہی کو حجت بنا کر یہ لوگ انبیاء کا انکار کیا کرتے تھے۔ حضرت نوحؑ جب اپنی قوم کی طرف پیغام لے کر آئے تو کہا گیا۔

| | |
|---|---|
| مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ | یہ شخص اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ تم ہی |
| يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ | جیسا ایک انسان ہے جو تم پر فضیلت |
| وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً ښ | حاصل کرنا چاہتا ہے ورنہ اگر خدا چاہتا تو |
| مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا | فرشتوں کو اتارتا یہ انوکھی بات تو ہم نے |
| الْاَوَّلِيْنَ ښ | اپنے بزرگوں سے کبھی سنی ہی نہ تھی۔ |
| (مومنون۔ ۲۰) | (کہ انسان خدا کا پیغمبر بن کر آئے۔) |

جب حضرت ہودؑ اپنی قوم کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے تو ان پر بھی سب سے پہلے یہی اعتراض ہوا:۔

| | |
|---|---|
| مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ | یہ شخص اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک بشر ہے |
| يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ | تم ہی جیسا وہی کچھ کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو |

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ | اور وہی کچھ پیتا ہے جو تم پیتے ہو اگر تم نے
وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ لا | اپنے جیسے ایک بشر کی اطاعت کی تو
اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ | بڑے ٹوٹے میں رہو گے۔

(مومنون ۳۰)

جب حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام فرعون کے پاس صداقت کا پیغام لے کر پہنچے تو ان کی بات ماننے سے بھی اسی بنا پر انکار کیا گیا۔

اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا | کیا ہم اپنے ہی جیسے دو آدمیوں پر

(مومنون ۳۰) ایمان لے آئیں؟

چنانچہ ٹھیک یہی سوال اس وقت بھی اٹھا جب مکہ کے ایک امی انسان نے چالیس برس تک خاموش زندگی بسر کرنے کے بعد دفعتًہ اعلان کیا کہ میں خدا کی طرف سے رسول مقرر کیا گیا ہوں لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہ آتی تھی کہ ایک شخص جو ہماری طرح ہاتھ پاؤں آنکھ ناک اور جسم و جان رکھتا ہے کیونکر اللہ کا رسول ہو سکتا ہے وہ حیران ہو کر پوچھتے تھے کہ:۔

مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ | یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے،
الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي | اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے؛ کیوں
الْاَسْوَاقِ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ | نہ اس پر کوئی فرشتہ اترا کہ اس کے
اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ | ساتھ رہ کر لوگوں کو ڈراتا؟ یا کم از کم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نَذِيرًا ﴿٧﴾ أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنزٌ أَوْ — اس کے لیے کوئی خزانہ ہی اتارا جاتا یا
تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ — اس کے پاس کوئی باغ ہوتا جس کے پھل
مِنْهَا ۚ (الفرقان - ۱) — یہ کھاتا۔

یہ غلط فہمی چونکہ رسالت کے تسلیم کیے جانے میں سب سے زیادہ مانع ہو رہی تھی اس لیے قرآن مجید میں پورے زور کے ساتھ اس کی تردید کی گئی، اور دلائل کے ساتھ بتایا گیا کہ انسان کی ہدایت کے لیے انسان ہی زیادہ موزوں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بعثت کا مقصود صرف تعلیم ہی دینا نہیں ہے بلکہ خود عمل کر کے دکھانا اور تقلید و پیروی کے لیے ایک نمونہ پیش کرنا بھی ہے۔ اور اس مقصد کے لیے اگر فرشتہ یا اور کوئی فوق البشر ہستی بھیجی جائے، جس میں بشری خصائص اور کمزوریاں موجود نہ ہوں تو انسان کہہ سکتا ہے کہ ہم اس طرح کیونکر عمل کر سکتے ہیں جب کہ وہ ہماری طرح نفس اور نفسانی خواہشات ہی نہیں رکھتا اور اس کی فطرت میں وہ قوتیں ہی نہیں ہیں جو انسان کو گناہ کی طرف راغب کرتی ہیں۔

لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ — اگر زمین میں فرشتے اطمینان سے
يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ — چل پھر رہے ہوتے تو البتہ ہم بھی ان پر
لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ — ان پر آسمان سے کسی فرشتے ہی کو
السَّمَاءِ مَلَكًا رَّسُولًا ﴿﴾ — رسول بنا کر اتارتے۔

(بنی اسرائیل - ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پھر صاف طور پر تصریح کی کہ اس سے پہلے جتنے انبیاء اور ہادیان برحق مختلف قوموں میں بھیجے گئے ہیں وہ سب ایسے ہی انسان تھے جیسے محمد رسول اللہ ہیں اور اسی طرح کھاتے پیتے اور چلتے پھرتے تھے جس طرح ہر انسان کھاتا پیتا اور چلتا پھرتا ہے۔

مَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ (انبیاء:۱)

ہم نے تم سے پہلے جن لوگوں کو بھیجا تھا وہ بھی آدمی ہی تھے جن پر ہم وحی نازل کرتے تھے۔ اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لو۔ ہم نے ان انبیاء کو ایسے جسم نہیں دیے تھے کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ وہ غیر فانی تھے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ط (الفرقان۔۲)

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ط (الرعد۔۶)

ہم نے تم سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے تھے اور ان کے لیے ہم نے بیویاں بھی پیدا کی تھیں اور ان کو اولاد بھی دی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ تم اپنے بشر ہونے کا صاف اعلان کرو۔ تاکہ آپ کے بعد لوگ آپ کو بھی اسی طرح الوہیت سے متصف نہ کرنے لگیں جس طرح آپ سے پہلے دوسرے انبیاء کو کر چکے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں متعدد جگہ یہ آیت آئی ہے:۔

| | |
|---|---|
| قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ (کہف۔ ع ۱۲) | اے محمد! کہہ دو کہ میں تو محض تم ہی جیسا ایک انسان ہوں، مجھ پر وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے۔ |

ان تصریحات نے صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے متعلق تمام فاسد عقائد کا دروازہ بند نہیں کیا بلکہ تمام انبیاء سابقین و بزرگانِ دین کی ذات سے بھی اس غلط فہمی کا ازالہ کر دیا۔

۲۔ دوسری چیز جس کو نہایت وضاحت کے ساتھ قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے، نبی کی قوت و قدرت کا مسئلہ ہے۔ جہل و نادانی نے جب خدا رسیدگی کو خدائی کا ہم معنی بنا دیا تو طبعاً اس کے ساتھ یہ عقیدہ بھی پیدا ہو گیا کہ خدا رسیدہ لوگوں میں غیر معمولی طاقتیں ہوتی ہیں۔ خدا کے کارخانہ میں ان کو کچھ خاص اختیارات حاصل ہوتے ہیں، جزا و سزا میں ان کو دخل ہوتا ہے۔ غیب و شہادت سب کچھ ان پر روشن ہوتا ہے۔ قسمتوں کے فیصلے ان کی مرضی و رائے سے اَدلتے بدلتے ہیں۔ نفع و ضرر پر ان کو اقتدار ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خیر و شر کے وہ مالک ہوتے ہیں کائنات کی تمام قوتیں ان کے تابع ہوتی ہیں۔ اور وہ بیک نظر لوگوں کے دلوں کو بدل کر ان کی ظلمت و ضلالت کو دور کر سکتے ہیں۔ ایسے ہی خیالات تھے جن کی بنا پر لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی عجیب عجیب مطالبے کرتے تھے، چنانچہ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:۔

| | |
|---|---|
| وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ | انہوں نے کہا ہم تو تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے |
| حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ | جب تک تم ہمارے لیے زمین میں سے |
| يَنْۢبُوْعًا ۙ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ | ایک چشمہ نہ نکال دو، یا تمہارے لیے خرما |
| جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ | اور انگوروں کا ایک باغ پیدا ہو۔ اور |
| فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا | اس میں تم نہریں پیدا کر دو۔ یا جیسا کہ |
| تَفْجِيْرًا ۙ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ | تم کہا کرتے ہو آسمان کے ٹکڑے ٹکڑے |
| كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ | کر کے ہم پر گرا دو۔ یا اللہ اور ملائکہ کو |
| تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۙ | ہمارے سامنے لاکھڑا کر دو، یا تمہارے |
| اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ | لیے سونے کا ایک گھر بن جائے، یا تم آسمان |
| زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ | پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھنے پر بھی |
| وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى | اس وقت تک یقین نہ کریں گے جب تک کہ |
| تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ | تم ہمارے اوپر ایسی ایک تحریر نازل |
| قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ | نہ کر دو جسے ہم پڑھیں۔ اے محمد! ان سے |

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | |
|---|---|
| إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ۝ | کہو! پاک ہے میرا رب میں اس کے سوا اور |
| (بنی اسرائیل - ۱۰) | کیا ہوں کہ انسان ہوں جسے رسول بنایا گیا ہے۔ |

خدا رسیدگی اور بزرگی کے متعلق یہ جتنے غلط تصورات لوگوں میں پائے جاتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان سب کی تردید فرمائی اور صاف بتا دیا کہ رسول کا خدائی طاقتوں اور خدائی کاموں میں ذرہ برابر کوئی حصہ نہیں ہے، چنانچہ فرمایا: نبی ہمارے اذن کے بغیر دوسروں کو ضرر سے بچانا تو در کنار خود اپنے آپ سے بھی ضرر کو دفع کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔

| | |
|---|---|
| وَإِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ | اے نبیؐ! اگر خدا تمہیں کوئی نقصان پہنچائے |
| فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ إِلَّا هُوَ ۚ | تو اس کے سوا کوئی اس نقصان کا دور |
| وَإِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ | کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تمہیں کسی |
| عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ | بھلائی سے بہرہ مند کرے تو وہ ہر چیز |
| (انعام - ۲) | پر قادر ہے۔ |
| قُلْ لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا | اے محمدؐ کہو! میں تو اپنی ذات کے لیے |
| وَّلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۔ | بھی نفع یا نقصان کی قدرت نہیں رکھتا |
| (یونس - ۵) | سوائے اس کے کہ جو خدا چاہے۔ |

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور فرمایا نبی کے پاس اللہ کے خزانوں کی کنجیاں نہیں ہیں۔ نہ وہ علم غیب رکھتا ہے اور نہ اس کو فوق العادۃ قوتیں حاصل ہیں۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ (انعام - ۵۰)

اے محمد! کہو، میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ نہ میں غیب کا حال جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہی کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں (یعنی انسانی کمزوریوں سے پاک ہوں) میں تو صرف اس چیز کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔

وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (اعراف ۲۳)

اور اگر میں غیب جاننے والا ہوتا تو اپنے لیے بہت کچھ فائدے سمیٹ لیتا اور مجھ کو کوئی نقصان نہ پہنچتا۔ میں تو محض ایک متنبہ کرنے والا ہوں اور جو میری بات مان لیں ان کو خوش خبری دینے والا ہوں۔

اور فرمایا نبی کو حساب وکتاب اور جزا وسزا میں کچھ دخل نہیں، اس کا کام صرف پیغام پہنچانا اور سیدھی راہ بتا دینا ہے، آگے محاسبہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مؤاخذہ کرنا اور لوگوں کو جزا و سزا دینا خدا کا کام ہے:۔

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَکَذَّبْتُمْ بِہٖ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِہٖ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ یَقُصُّ الْحَقَّ وَھُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ۝ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِہٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ (انعام۔ ۷)

اے محمد! ان لوگوں سے کہو کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے۔ اب یہ بات میرے اختیار میں نہیں ہے کہ جس عذاب کے لیے تم جلدی مچا رہے ہو وہ میں خود تمہارے اوپر نازل کردوں۔ فیصلہ بالکل اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہی امر حق بیان کرتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ ان سے کہو کہ اگر کہیں وہ عذاب میرے اختیار میں ہوتا جس کے لیے تم جلدی مچا رہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان کبھی فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ مگر اللہ ہی ظالموں سے خوب نبٹنا جانتا ہے۔

فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ ۝ (الرعد۔ ۶)

اے نبی! تمہارا کام تو بس پیغام پہنچا دینا ہے۔ حساب لینا ہمارا کام ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | |
|---|---|
| اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ | اے نبی ہم نے لوگوں (کی ہدایت) کے |
| الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ | لیے تم پر یہ کتاب حق کے ساتھ اتاری |
| اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ | ہے اب جو کوئی ہدایت قبول کرتا ہے |
| ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ | اپنے ہی لیے اچھا کرتا ہے اور جو گمراہی |
| وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ | میں پڑتا ہے اپنے ہی حق میں برا کرتا ہے۔ |
| (الزمر ۔ ۴) | اور تم ان پر کوئی حوالہ دار نہیں ہو۔ |

اور فرمایا لوگوں کے دلوں کو پھیر دینا اور جن لوگوں میں قبول حق کی آمادگی نہ ہو ان میں ایمان پیدا کر دینا نبی کے بس کی بات نہیں ہے۔ وہ ہادی صرف اس معنی میں ہے کہ نصیحت اور تذکیر کا جو حق ہے اس کو وہ پورا پورا ادا کر دیتا ہے اور جو راستہ دیکھنا چاہے اسے راستہ دکھا دیتا ہے۔

| | |
|---|---|
| اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى | تم مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ |
| وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ | بہروں تک آواز پہنچا سکتے ہو جبکہ |
| اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ وَمَآ | وہ پیٹھ پھیر کر لوٹ جائیں۔ اور نہ |
| اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ | تم اندھوں کو گمراہی سے نکال کر سیدھے |
| عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۚ اِنْ تُسْمِعُ | راستہ پر ڈال سکتے ہو۔ تم تو صرف |
| اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا | ان ہی لوگوں کو سنا سکتے ہو جو ہماری |

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (النمل - ٦) — نشانیوں پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر سرِ اطاعت جھکا دیتے ہیں۔

وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ۝ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِیْرٌ ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۔ (فاطر، ۳) — تم قبر کے مُردوں کو سنانے والے نہیں ہو۔ تم تو صرف آگاہ کر دینے والے ہو اور ہم نے تم کو حق کے ساتھ خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

پھر یہ بھی صاف بتا دیا کہ نبی کو جو کچھ قدر و عزت اور علو مرتبت حاصل ہے سب اس بنا پر ہے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے، اس کے احکام پر ٹھیک ٹھیک چلتا ہے اور جو کچھ کلام اس پر نازل کیا جاتا ہو اسے جوں کا توں اللہ نے بندوں تک پہنچا دیتا ہے ورنہ اگر وہ اطاعت سے منہ موڑے، اللہ کے کلام میں اپنے دل سے گھڑ کر باتیں ملا دے تو اس کا کوئی امتیاز باقی نہیں رہتا۔

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَآءَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّکَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (بقرہ - ۱۷) — اور اگر تم نے ان کی خواہشات کی پیروی کی۔ اس علم کے باوجود جو تمہارے پاس آگیا ہے تو یقیناً اس صورت میں تم ظالم ہو گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ (بقرہ - ۱۴)

اور اگر تم نے اس علم کے باوجود جو تمہارے پاس آیا ہے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو تمہیں اللہ کی سزا سے بچانے والا کوئی حامی اور مددگار نہ ہوگا۔

قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي ۚ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ (یونس ع ۲)

اے محمد! ان سے کہو مجھ کو اس کلام میں اپنی طرف سے کچھ ردوبدل کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ میں تو صرف اس چیز کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔

یہ باتیں اس لیے نہیں کہی گئیں کہ معاذ اللہ رسول اکرمؐ سے کسی نافرمانی یا تحریف وتلبیس کا ادنیٰ سا اندیشہ بھی تھا۔ دراصل ان سے مقصود دنیا پر یہ حقیقت واضح کرنا تھی کہ نبی کو بارگاہِ رب العزت میں جو تقرب حاصل ہے اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ نبی کی ذات سے اللہ کا کوئی رشتہ ہے بلکہ اس کے مقرب ہونے کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ اللہ کا نہایت درجہ مطیعِ فرمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور دل و جان سے اس کا بندہ ہے۔

۳۔ تیسری چیز جس کا بار بار نہایت صراحت کے ساتھ قرآن مجید میں ذکر کیا گیا ہے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نئے نبی نہیں ہیں، بلکہ جماعتِ انبیاء کے ایک فرد اور اس سلسلۂ نبوت کی ایک کڑی ہیں جو ابتدائے آفرینش سے لے کر آپ کی بعثت تک جاری رہا۔ اور جس میں ہر قوم اور ہر زمانہ کے انبیاء و رسل شامل ہیں۔ قرآن حکیم نبوت و رسالت کو کسی ایک ذات یا ایک ملک یا ایک قوم سے مخصوص نہیں کرتا، بلکہ وہ صاف صاف اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم اور ہر ملک اور ہر زمانہ میں ایسے مقدس نفوس پیدا کیے ہیں جنہوں نے انسان کو صراطِ مستقیم کی طرف دعوت دی ہے اور گمراہی کے برے نتائج سے ڈرایا ہے۔

| | |
|---|---|
| وَ إِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ (فاطر۔۳) | کوئی قوم ایسی نہیں گذری ہے جس میں کوئی متنبہ کرنے والا نہ آیا ہو۔ |
| وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ج (النحل۔۵) | اور ہم نے ہر قوم میں ایک پیغمبر بھیجا جس نے پیغام دیا کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے پرہیز کرو۔ |

ان ہی پیغمبروں اور ڈرانے والوں میں سے ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بھی ہیں، چنانچہ جگہ جگہ ارشاد ہوتا ہے:۔

| | |
|---|---|
| هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝ (النجم۔۳) | یہ ایک ڈرانے والا ہے اگلے ڈرانے والوں میں سے۔ |
| اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ (یٰس۔۱) | اے محمد! یقیناً تم پیغمبروں میں سے ہو۔ |
| قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (احقاف۔۱) | اے محمد! کہو! میں کوئی نرالا رسول نہیں ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ برتا جائے گا۔ اور تمہارے ساتھ کیا سلوک ہوگا میں تو اس چیز کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے اور میں محض ایک ڈرانے والا ہوں۔ صاف صاف۔ |
| وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ (آل عمران ۱۵) | محمد کچھ نہیں ہے مگر ایک رسول اور اس سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں۔ |

یہی نہیں، بلکہ یہ بھی کہہ دیا کہ رسول عربی کی دعوت وہی دعوت ہے جس کی طرف ابتدائے آفرینش سے ہر داعیٔ حق بلاتا رہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور آپؐ اسی دین فطرت کی تلقین کرتے ہیں جس کی تلقین ہمیشہ اللہ کے ہر نبی ورسول نے کی ہے۔

| | |
|---|---|
| قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ | کہو ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس تعلیم |
| وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ | پر جو ہماری طرف اُتاری گئی ہے اور |
| اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ | اس تعلیم پر جو ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحٰقؑ |
| اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ | یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر اتاری گئی |
| وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ | تھی اور جو موسیٰؑ وعیسیٰؑ اور دوسرے |
| وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى | نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی |
| وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ | گئی تھی۔ ہم ان کے درمیان فرق نہیں |
| مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ | کرتے اور ہم اللہ کے مطیع فرمان ہیں |
| بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ | پس اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان |
| لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ | لے آئیں جس طرح تم لائے ہو تو وہ |
| اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ | سیدھے راستے پر ہیں۔ |
| بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا (بقرہ۔۱۶) | |

قرآن مجید کی یہ تصریحات اس حقیقت میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رکھتیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے پیغمبروں میں سے کسی کی تکذیب یا کسی کے لائے ہوئے پیغام کی تردید کرنے کے لیے نہیں آئے تھے بلکہ اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سچے مذہب کو جو اوّل دن سے تمام قوموں کے پیغمبر پیش کرتے چلے آئے تھے بعد کے لوگوں کی ملاوٹوں سے پاک کر کے پھر پیش کر دیں۔

۴۔ اس طرح قرآن مجید اپنے لانے والے کی صحیح حیثیت واضح کرنے کے بعد ان کاموں کی تفصیل بیان کرتا ہے جن کے لیے اللہ نے اسے بھیجا تھا۔ یہ کام بحیثیت مجموعی دو شعبوں سے تعلق رکھتے ہیں؛ ایک شعبہ تعلیمی، دوسرا شعبہ عملی۔

پہلے شعبہ کے کام حسب ذیل ہیں :۔

(۱) تلاوتِ آیات، تزکیۂ نفوس، اور تعلیمِ کتاب و حکمت۔

| | |
|---|---|
| لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی | درحقیقت ایمان لانے والوں پر |
| الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْہِمْ | اللہ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے ان |
| رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِہِمْ | کے درمیان خود ان ہی میں سے ایک |
| یَتْلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِہٖ وَ | ایسا رسول اٹھایا جو انہیں اس کی آیات |
| یُزَکِّیْہِمْ وَیُعَلِّمُہُمُ | سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے |
| الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَ | اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا |
| اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ | ہے ورنہ اس سے پہلے تو وہ صریح گمراہی |
| ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ٥ | میں پڑے ہوئے تھے۔ |

(آل عمران۔ ۱۷)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تلاوت آیات سے مراد اللہ کے فرامین اور ارشادات کو جوں کا توں سُنا دینا ہے۔ تزکیہ سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کے اخلاق اور ان کی زندگی کو بُری صفات، بری رسموں اور بُرے طریقوں سے پاک کیا جائے، اور اُن کے اندر اچھے اوصاف، پاکیزہ اخلاق اور صحیح طریقوں کو نشوونما دیا جائے۔ تعلیم کتاب وحکمت یہ ہے کہ لوگوں کو خدا کی کتاب کا صحیح منشاء و مدعا سمجھایا جائے۔ ان کے اندر ایسی بصیرت پیدا کی جائے کہ وہ کتاب کی اصل روح تک پہنچ سکیں۔ اور انہیں وہ حکمت سکھائی جائے جس سے وہ اپنی زندگی کے تمام مختلف وسعت پذیر پہلوؤں کو کتاب اللہ کے مطابق ڈھالتے چلے جائیں۔

(۲) تکمیلِ دین:۔

| | |
|---|---|
| اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ | آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا |
| دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ | اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور |
| نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ | تمہارے لیے اسلام کے طریقے کو |
| الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدہ:۱) | پسند کیا۔ |

دوسرے الفاظ میں قرآن کے بھیجنے والے نے اس کے لانے والے سے صرف اتنی ہی خدمت نہیں لی کہ وہ اس کی آیات کی تلاوت کرے، نفوس کا تزکیہ کرے اور کتاب وحکمت کی تعلیم دے، بلکہ اس نے اپنے اسی نیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بندے کے ذریعہ سے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔ جو آیات نوعِ انسانی تک بھیجنی تھیں وہ سب اس کے واسطہ سے بھیج دیں۔ جن خرابیوں سے انسانی زندگی کو پاک کرنا مقصود تھا وہ سب اس کے ہاتھوں سے دور کرا کے دکھا دیں۔ جن خوبیوں کا نشو ونما جس شان کے ساتھ افراد اور سوسائٹی میں ہونا چاہیے تھا اس کا بہترین نمونہ اس کی رہنمائی میں پیش کرا دیا۔ اور کتاب وحکمت کی ایسی تعلیم اس کے ذریعے سے دلوادی کہ آنے والے تمام زمانوں میں مقصودِ کتاب کے مطابق انسانی زندگی کی تشکیل وتعمیر کی جا سکتی ہے۔

(۴) ان اختلافات کی حقیقت واضح کرنا جو اصل دین حق میں پچھلے انبیاء کی امتوں کے درمیان پیدا ہو گئے تھے اور تمام پردوں کو ہٹا کر تمام آمیزشوں کو چھانٹ کر، تمام الجھنوں کو صاف کر کے اس راہ راست کو پوری روشنی میں نمایاں کر دینا جس کی پیروی ہمیشہ سے خدا کی رضا کو پہنچنے کی ایک ہی راہ رہی ہے:۔

| | |
|---|---|
| تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ | بخدا کہ ہم نے (اے محمدؐ!) تم سے |
| اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ | پہلے مختلف امتوں کی طرف ہدایت |
| فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ | بھیجی۔ مگر اس کے بعد شیطان |
| اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ | نے ان کے غلط اعمال کو ان کے لیے |
| الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ | خوشنما بنا دیا، چنانچہ آج وہی ان کا |

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | |
|---|---|
| اَلِیْمٌ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْهِ وَهُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ (النحل - ۸) | سرپرست بنا ہوا ہے، اور وہ دردناک عذاب کے مستحق ہو گئے ہیں اور ہم نے تم پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے کہ اس حقیقت کو ان کے سامنے واضح کردو جس میں ان کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور اس لیے کہ یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہو۔ ان لوگوں کے لیے جو اس کی پیروی قبول کریں۔ |
| یَآاَهْلَ الْکِتَابِ قَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ کَثِیْرًا مِّمَّا کُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۝ یَّهْدِیْ بِهِ اللهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ | اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول آگیا ہے جو تمہارے سامنے بہت سی ان چیزوں کو کھول کر بیان کرتا ہے جنہیں تم کتاب میں سے چھپاتے ہو اور بہت سی باتوں کو معاف کردیتا ہے۔ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشنی اور ایک واضح کتاب آگئی ہے جس کے ذریعہ سے اللہ ان |

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (المائدہ: ۳)

لوگوں کو جو اس کی پسند کے مطابق چلتے ہیں امن و سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے اور انہیں تاریکیوں سے روشنی میں نکال لاتا ہے اور سیدھی راہ کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

(۴) نافرمانوں کو ڈرانا، فرماں برداروں کو رحمت الٰہی کی خوشخبری دینا اور اللہ کے دین کی اشاعت کرنا:-

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ○ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ○ (احزاب)

اے نبی! ہم نے تم کو گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور ایک روشن آفتاب بنا کر بھیجا ہے۔

دوسرا شعبہ عملی زندگی اور اس کے معاملات سے تعلق رکھتا ہے اور اس کے کام یہ ہیں:-

نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا، حرام و حلال کی حدود قائم کرنا اور انسان کو خدا کے سوا دوسروں کی عائد کردہ پابندیوں سے آزاد اور ان کے لادے ہوئے بوجھوں سے ہلکا کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | |
|---|---|
| يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ | وہ ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے |
| وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ | روکتا ہے ان کے لیے پاک چیزوں کو |
| وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ | حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزوں کو حرام |
| وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ | قرار دیتا ہے۔ اور ان پر سے وہ بوجھ |
| وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ | اتارتا ہے، اور ان بندشوں کو کاٹتا |
| وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ | ہے جن میں وہ دبے اور جکڑے ہوئے |
| عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا | تھے۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لائیں |
| بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ | اور اس کی حمایت کریں اور اس نور |
| وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ | کی، پیروی کریں جو اس کے ساتھ |
| اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ | نازل کیا گیا ہے وہی فلاح پانے |
| الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (اعراف ۱۹) | والے ہیں۔ |

## بندگانِ خدا میں حق اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرنا۔

| | |
|---|---|
| اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ | اے محمد! ہم نے تم پر حق کے ساتھ یہ |
| الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ | کتاب نازل کی ہے تاکہ تم اللہ کے بتائے |
| بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ | ہوئے قوانین کے مطابق لوگوں کے |
| اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ | فیصلے کرو۔ اور خیانت کرنے والوں |
| خَصِيْمًا ۝ (النساء۔ ۱۶) | کے وکیل نہ بنو۔ |

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ کے دین کو اس طرح قائم کر دینا کہ انسانی زندگی کا پورا نظام اسی کا تابع ہو اور دوسرے سب طریقے اس کے مقابلے میں دب کر رہ جائیں۔

| | |
|---|---|
| هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ | وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو |
| رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ | ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ |
| دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى | اسے پوری جنسِ دین پر غالب کر دے۔ |
| الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ (الفتح۔ ۴) | |

اسی طرح نبی کے کام کا یہ شعبہ سیاست، عدالت، اصلاحِ اخلاق و تمدن اور قیام تہذیب صالح کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہو جاتا ہے۔

۵۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کام کسی ایک قوم یا ملک یا دور کے لیے مخصوص نہیں ہے، بلکہ تمام نوع انسانی کے لیے اور تمام زمانوں کے لیے عام ہے:۔

| | |
|---|---|
| وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا | اے محمد! ہم نے تم کو تمام انسانوں |
| كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا | کے لیے ڈرانے والا اور بشارت دینے |
| وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ | والا بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ |
| النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ؇ | نہیں جانتے۔ |

(السبا۔ ۳۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ِۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

(الاعراف - ۲۰)

اے محمدؐ کہو، کہ اے انسانو! میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہوں، اس خدا کا جو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک ہے۔ جس کے سوا کوئی خدا نہیں، جو مارنے اور جلانے والا ہے پس ایمان لاؤ خدا پر اور اس کے رسول نبی امی پر، جو خدا اور اس کے فرامین پر ایمان رکھتا ہے۔ اور اس کی پیروی کرو، امید ہے کہ تم راہِ راست پا لوگے۔

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ۔

(الانعام ۲۰)

(اے محمدؐ کہو) اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ سے تم کو متنبہ کروں۔ اور جس جس کو یہ پہنچے۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ لِمَنْ شَاۗءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝

(التکویر)

یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے تمام دنیا والوں کے لیے، ہر اس شخص کے لیے جو تم میں سے راست رو بننا چاہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۶۔ نبوت محمدی کی ایک اور خصوصیت قرآن ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اس پر سلسلۂ نبوت و رسالت ختم کر دیا گیا۔ اور اس کے بعد دنیا کو پھر کسی نبی کی حاجت باقی نہ رہی :-

| | |
|---|---|
| مَا كَانَ مُحَمَّدٌ | محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے |
| أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ | باپ نہیں ہیں۔ مگر وہ اللہ کے رسول |
| وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ | اور نبیوں کے (سلسلے کو) ختم کرنے |
| خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (احزاب ۵) | والے ہیں۔ |

یہ درحقیقت لازمی نتیجہ ہے نبوت محمدی کی عالم گیری اور ابدیت اور تکمیلِ دین کا۔ چونکہ قرآن کے مذکورہ بالا بیانات کی رو سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تمام دنیا کے انسانوں کے لیے ہے نہ کہ ایک قوم کے لیے اور آپؐ کے ذریعہ سے وہ کام بھی پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے جس کے لیے دنیا میں انبیاء کے آنے کی ضرورت تھی۔ اس لیے یہ سراسر معقول بات تھی کہ آپؐ پر سلسلۂ نبوت کو ختم کر دیا گیا۔ اس مضمون کو خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین اسلوب کے ساتھ ایک حدیث میں واضح کیا ہے فرماتے ہیں کہ میری مثال نبیوں میں ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک نہایت خوبصورت مکان بنایا اور تمام عمارت بنا کر صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ اب جو لوگوں نے اس کے گرد چکر لگایا تو وہ خالی جگہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انہیں کھٹکنے لگی۔ اور وہ کہنے لگے کہ اگر یہ آخری اینٹ بھی رکھ دی جاتی تو مکان مکمل ہو جاتا۔ سو وہ آخری اینٹ جس کی جگہ نبوت کے محل میں باقی رہ گئی تھی، میں ہی ہوں اور اب میرے بعد کوئی بھی آنے والا نہیں ہے۔

اس مثال سے ختم نبوت کی وجہ صاف سمجھ میں آجاتی ہے۔ جب دین کامل ہو چکا، آیات الٰہی پوری وضاحت کے ساتھ بیان ہو چکیں، اوامر و نواہی عقائد و عبادات، تمدن و معاشرت، حکومت و سیاست، غرض انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق پورے پورے احکام بیان کر دیے گئے اور دنیا کے سامنے اللہ کا کلام اور اللہ کے رسول کا اسوۂ حسنہ اس طرح پیش کر دیا گیا کہ ہر قسم کی تلبیس و تحریف سے پاک ہے اور ہر عہد میں اس سے ہدایت حاصل کی جا سکتی ہے تو نبوت کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔ صرف تجدید و تذکیر کی ضرورت رہ گئی ہے جس کے لیے علمائے حق اور مومنین صادقین کی جماعت کافی ہے۔

۷۔ آخری سوال جو دریافت طلب رہ جاتا ہے، یہ ہے کہ اس کتاب کا لانے والا ذاتی طور پر کس قسم کے اخلاق کا انسان تھا؟

اس سوال کے جواب میں قرآن مجید نے دوسری رائج الوقت کتابوں کی طرح اپنے لانے والے کی تعریف کے پل نہیں باندھے ہیں نہ آپؐ کی تعریف کو ایک مستقل موضوع گفتگو بنایا ہے، البتہ آمد سخن میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



محض اشارۃً آنحضرتؐ کی اخلاقی خصوصیات ظاہر کی ہیں جن سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس وجود مسعود میں کمال انسانیت کے بہترین خصائص موجود تھے۔

(۱) وہ بتاتا ہے کہ اس کا لانے والا اخلاق کے نہایت بلند مقام پر تھا:۔

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ (القلم - ۱) — اور اے محمد! یقیناً تم اخلاق کے بڑے درجے پر ہو۔

(۲) وہ بتاتا ہے کہ اس کا لانے والا ایک راسخ العزم مستقیم الارادہ اور اللہ پر ہر حال میں بھروسہ رکھنے والا انسان تھا۔ کہ جس وقت اس کی ساری قوم اسے مٹا دینے پر آمادہ ہو گئی تھی اور وہ صرف ایک مددگار کے ساتھ ایک غار میں پناہ لینے پر مجبور ہوا تھا اس سخت مصیبت کے وقت میں بھی اس نے ہمت نہ ہاری اور اپنے عزم پر قائم رہا۔

اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ج (توبہ - ۶) — یاد کرو، جب کہ کافروں نے اس کو نکال دیا تھا جب کہ وہ غار میں صرف ایک آدمی کے ساتھ تھا جب کہ وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ رنج نہ کر، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(۳) وہ بتاتا ہے کہ اس کا لانے والا ایک نہایت فراخ حوصلہ اور فیاض انسان تھا۔ جس نے اپنے بدترین دشمنوں کے لیے بھی بخشش کی دعا کی۔ اور آخر اللہ تعالیٰ کو اسے اپنا یہ قطعی فیصلہ سنا دینا پڑا کہ وہ ان لوگوں کو نہیں بخشے گا۔

| | |
|---|---|
| اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا | چاہے تم ان کے لیے معافی مانگو، چاہے |
| تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ | نہ مانگو اگر تم ستر بار بھی ان کے لیے |
| لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ | معافی مانگو گے تب بھی اللہ ان کو |
| يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ (توبہ۔ ۱۰) | معاف نہ کرے گا۔ |

(۴) وہ بتاتا ہے کہ اس کے لانے والے کا مزاج نہایت نرم تھا، وہ کبھی کسی کے ساتھ درشتی سے پیش نہیں آتا تھا۔ اور اسی لیے دنیا اس کی گرویدہ ہوگئی تھی :-

| | |
|---|---|
| فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ | یہ اللہ کی رحمت ہے کہ تم ان کے ساتھ |
| اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ | نرم ہو۔ ورنہ اگر تم زبان کے تیز اور |
| فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا | دل کے سخت ہوتے تو یہ سب لوگ |
| مِنْ حَوْلِكَ ص | تمہارے گرد و پیش سے چھٹ کر الگ |
| (آل عمران۔ ۱۷) | ہو جاتے۔ |

(۵) وہ بتاتا ہے کہ اس کا لانے والا بندگانِ خدا کو راہِ راست پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لانے کی سچی تڑپ دل میں رکھتا تھا۔ اور ان کی گمراہی پر اصرار کرنے سے اس کی روح کو صدمہ پہنچتا تھا حتیٰ کہ وہ ان کے غم میں گھلا جاتا تھا:-

| | |
|---|---|
| فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ | اے محمد! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم |
| نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ | ان کے پیچھے رنج و غم میں اپنی جان |
| اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا | کھو دو گے۔ اگر وہ اس بات پر ایمان |
| الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝ | نہ لائے۔ |

(الکہف - ۱)

(۶) وہ بتاتا ہے کہ اس کے لانے والے کو اپنی امت سے بے حد محبت تھی، وہ ان کی بھلائی کا حریص تھا، ان کے نقصان میں پڑنے سے کڑھتا تھا، اور ان کے حق میں سراپا شفقت و رحمت تھا:-

| | |
|---|---|
| لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ | تمہارے پاس خود تم ہی میں سے |
| مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ | ایک ایسا رسول آیا ہے جسے ہر وہ |
| عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ | چیز شاق گزرتی ہے جو تمہیں نقصان |
| عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ | پہنچانے والی ہو، جو تمہاری فلاح |
| رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ | کا حریص ہے اور ایمان داروں کے |
| (توبہ - ۱۶) | ساتھ نہایت شفیق و رحیم ہے۔ |

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(۷) وہ بتاتا ہے کہ اس کا لانے والا صرف اپنی قوم ہی کے لیے نہیں بلکہ تمام عالم کے لیے اللہ کی رحمت تھا :۔

| | |
|---|---|
| وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ | اے محمد! ہم نے تو تم کو تمام عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ |

(انبیاء ۔ ۷)

(۸) وہ بتاتا ہے کہ اس کا لانے والا راتوں کو گھنٹوں اللہ کی عبادت کرتا اور خدا کی یاد میں کھڑا رہتا تھا۔

| | |
|---|---|
| اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ۔ | اے محمد! تمہارا رب جانتا ہے کہ تم رات کو تقریباً دو تہائی حصہ تک، اور کبھی نصف رات اور کبھی ایک تہائی حصہ تک نماز میں کھڑے رہتے ہو۔ |

(المزمل ۔ ۲)

(۹) وہ بتاتا ہے کہ اس کا لانے والا ایک سچا انسان تھا نہ کبھی اپنی زندگی میں راہِ حق سے بھٹکا نہ فاسد خیالات سے متاثر ہوا۔ اور نہ کبھی اس نے ایک غلط خواہشِ نفس کی پیروی میں حق کے خلاف زبان سے نکالا۔

| | |
|---|---|
| مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ وَمَا يَنْطِقُ | لوگو! تمہارا صاحب نہ کبھی سیدھی راہ سے بھٹکا اور نہ صحیح خیالات سے بہکا |

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنِ الْهَوٰى ۝ؕ (النجم۔۱) اور نہ وہ خواہش نفس سے بولتا ہے۔

(۱۰) وہ بتاتا ہے کہ اس کے لانے والے کی ذات تمام عالم کے لیے ایک قابلِ تقلید نمونہ تھی، اور اس کی پوری زندگی کمال اخلاق کا صحیح معیار تھی۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ — تمہارے لیے رسول اللہؐ کی ذات میں ایک اچھا نمونہ ہے۔

(احزاب۔۳)

قرآن مجید کا تتبع کرنے سے صاحب قرآن کی بعض اور خصوصیات پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ لیکن اس مضمون میں تفصیل کی گنجائش نہیں۔ جو کوئی قرآن کا مطالعہ کرے گا وہ خود دیکھ لے گا کہ بخلاف دوسری موجود الوقت مذہبی کتابوں کے یہ کتاب اپنے لانے والے کو جس رنگ میں پیش کرتی ہے وہ کس قدر صاف، واضح اور آلودگی سے پاک ہے۔ اس میں نہ الوہیت کا کوئی شائبہ ہے نہ تعریف و ثنا میں مبالغہ ہے۔ نہ غیر معمولی قوتیں آپ کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ نہ آپ کو خدا کے کاروبار میں شریک و سہیم بنایا گیا ہے اور نہ آپ کو ایسی کمزوریوں سے متہم کیا گیا ہے جو ایک ہادی اور داعی الحق کی شان سے گری ہوئی ہوں۔ اگر اسلامی لٹریچر کی دوسری تمام کتابیں دنیا سے ناپید ہو جائیں اور صرف قرآن مجید ہی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باقی رہ جائے تب بھی رسول اکرمؐ کی شخصیت کے متعلق کسی غلط فہمی ، کسی شک و شبہ اور کسی لغزش عقیدت کی گنجائش نہیں نکل سکتی۔ ہم اچھی طرح معلوم کر سکتے ہیں کہ اس کتاب کا لانے والا ایک کامل انسان تھا، بہترین اخلاق سے متصف تھا۔ انبیاء سابقین کی تصدیق کرتا تھا، کسی نئے مذہب کا بانی نہ تھا اور کسی فوق البشر حیثیت کا مدعی نہ تھا۔ اس کی دعوت تمام عالم کے لیے تھی۔ اس کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے چند مقرر خدمات پر مامور کیا گیا تھا، اور جب اس نے ان خدمات کو پوری طرح انجام دے دیا تو نبوت کا سلسلہ اسی کی ذات پر ختم ہو گیا۔

21400

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

| | |
|---|---|
| ارشادات رسول | ظفر اللہ خاں |
| جوامع الکلم | مصطفیٰ الغلاییني |
| ادعیۃ القرآن | ڈپٹی نذیر احمد |
| مناظر قیامت | سید قطب شہید |
| درود و سلام | سید مودودی |
| تزکیہ نفس | حسن البنا شہید |
| محسن اعداء | ابوالقاسم رفیق دلاوری |
| سیرت المختار ۳ | مترجم جسٹس ملک غلام علی |
| عرب کا چاند | سوامی لکشمن پرشاد |
| سید البشر ۲ | قاضی محمد سلیمان منصورپوری |
| رسول اور سنت رسول ۲ | نعیم صدیقی |
| محسن اعظم اور محسنین | فقیر وحید الدین |
| اذکار آزاد | ابوالکلام آزاد |
| قربانی کی حقیقت | امین احسن اصلاحی |
| آئمہ تلبیس | ابوالقاسم رفیق دلاوری |
| غزوات مقدس | عنایت اللہ وارثی |
| روزگار فقیر | فقیر وحید الدین |
| اسلامی عقیدہ | شیخ محمد غزالی |
| یاران نبی | عابد نظامی |
| امام احمد بن حنبل | ملک نصر اللہ خاں عزیز |
| اعتراف عظمت | مین احسن نوئن |
| رسالۃ الحج | انگریزی ـــ اردو |
| حیات رسول (کو مکمل) | علی اصغر چودھری |

**مکتبہ تعمیر انسانیت**

موچی دروازہ
اردو بازار
لاہور